نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۰ء | جلد ۳۵

ایڈیٹوریل نوٹس

کے بارہ پتھر کے درمیان صرف ایک سڑک بن جاتی ہے ورنہ یوں تو یہ دونوں ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں۔ بارہ پتھر میں ایک مدرسہ بورڈنگ یوپی کی طرف سے بنا ہوا ہے جس کا نام کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہے۔ احاطہ مربع کی شکل کا ہے اور اس کی ایک کونے پر یہ انسٹیٹیوٹ تو عین کے سامنے ہی پرنسپل صاحب کی ایک عالیشان کوٹھی ہے۔ احاطہ کی شمالی جنوبی و مغربی طرف مدرسہ طلبہ اور استادوں کی رہائش کے لئے کمرے بنے ہوئے ہیں۔ مگر احاطہ کا شمال مغربی حصہ ایک چھوٹا سا وسیع میدان ہے جو مدرسہ کے طلبہ کے کھیلنے کا گراؤنڈ ہے۔ اس میں مغربی کنارے پر دو نہایت [illegible] کی دو کانیں لگیں ہوئی ہیں جہاں سے اہل کنونشن خوراک خریدتے ہیں۔ ان دو کانوں کی نگرانی گجرات سکاچ مشن کے سردار [illegible] صاحب کے ذمہ ہے جو بڑی احتیاط سے اُنکی نگرانی کرتے ہیں کہ کہیں دکاندار لوگ خراب کھانا نہ پکاویں اور نہ ہی اپنے مشتریوں کو لوٹیں۔ احاطہ کے شمال کنارہ اور دو کانوں کے مقابل کے کنارے پر اہل کنونشن کی رہائش کے لئے تنبو اور چھولداریاں لگی ہوئی ہیں۔ وسط [illegible] خالی ہے جس میں شام کے وقت لوگ پھرتے۔ گھومتے بیٹھتے بات چیت کرتے ہیں۔ پرنسپل صاحب کی کوٹھی اور مشرقی جنوبی کنارہ کے کمرے کے سامنے ایک بڑا وسیع اور بلند تنبو لگا ہوا ہے جس میں قریباً ایک ہزار آدمیوں کی گنجائش ہے۔ اسی میں دن رات مقررہ اوقات پر جلسہ ہوتے رہتے ہیں۔ اس احاطہ کے شمال مغربی کنارے کے باہر ہی صرف قریباً بیس تیس قدم کے فاصلہ پر اسکاچ مشن کا گرجا ہے۔ وہ دن رات اہل کنونشن کی دعا کے لئے وقف رہتا ہے۔ اور اکثر لوگ وہاں اپنے طور پر وقتاً فوقتاً دعا کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اصحاب تو ساری رات وہاں ہی دعا میں صرف کرتے ہیں۔

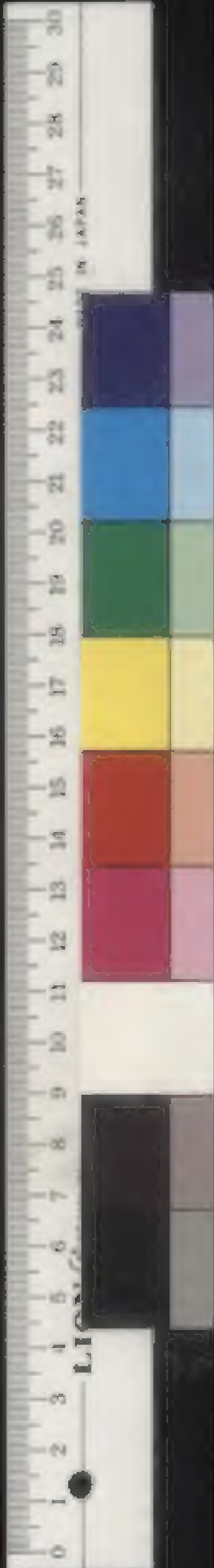
اس کنونشن میں اسوقت یعنی [illegible] تاریخ کو تو قریباً [illegible] سو آدمیوں کی تعداد اور زن و مرد [illegible] ہوگی جو کہ [illegible] سے ہندوستان کے متفرق حصص سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یہ تعداد رفتہ رفتہ اس درجہ تک پہنچی ہے۔ اور ابھی بھی لوگ چلے آ رہے ہیں اور اکثروں کی بابت سنا جاتا ہے کہ ابھی آنیوالے ہیں گمان غالب ہے کہ شاید یہ تعداد دو ہزار یا اس سے بھی زیادہ بڑھ جاوے کیونکہ ابھی تو جلسہ کا گویا آغاز ہی ہے۔ لوگوں میں خدا کے حمد و ثنا اور دعا کا ایک جوش پھیلا ہوا ہے جو ابتدا میں تو بہت تھوڑا اور پوشیدگی کی حالت میں تھا مگر روز بروز ان کے اندر یہ جوش بتدریج بڑھتا گیا جس سے گمان کیا بلکہ یقین ہے کہ اور زیادہ بڑھتا جائیگا۔ لوگ بڑے خوش معلوم ہوتے ہیں اور تا حال کسی قسم کی مخالفت معلوم نہیں ہوتی۔ اور اگر کچھ ہے بھی تو وہ بہت ہی تھوڑی ہے۔

کنونشن کے چیئرمین ریورنڈ [illegible] صاحب ہیں جو بڑے [illegible] کے مقرر اور بائبل کے عالم شخص ہیں۔ اگرچہ ذاتی طور پر میں ان سے اُنکی علمی لیاقت اور [illegible] طبیعت سے بالکل ناواقف ہوں تاہم ان کے طرز کلام، شستہ زبانی اور دقیق اور نصیحت خیز اور موثر دروس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ علم دینی و دنیاوی کے زیورات اور نیکی مزاج اور طبیعت کے جواہرات سے آراستہ و مزین ہیں۔ جناب ممدوح [illegible] کلام کے [illegible] مضامین سے مسرور و محظوظ کرتا ہے اور لوگوں کے دل خدا کے کلام سے خوش کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے درجہ پر یا شاید مساوی درجہ پر [illegible] سیالکوٹ کے مشہور و معروف فصیح [illegible] اور نکتہ رس ہیں۔ اور کلام کے [illegible] سے تفصیل کرنے والے اور نہایت موثر [illegible] ہیں۔ اگرچہ آپ ہندوستانی میں [illegible] نہیں کر سکتے مگر انگریزی [illegible] میں تمام مذکورہ بالا صفات موجود ہیں۔ [illegible] دیگر صاحبان دیسی اور امریکن ان کے مددگار ہیں جنکی تقریریں بھی بڑی دل خوش کن ہیں۔

مٹنگ اور مضامین کے اوقات مختلف ہیں چنانچہ سب سے پہلی مٹنگ چیئرمین صاحب کی ہے جس کے نہایت مفید اور عمدہ مگر مختصر اور بوقت وعظ [illegible] ہیں وقت ۷ بجے ۸ بجے تک صبح تک کا ہے۔ دوسری مٹنگ [illegible] بجے سے ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک کا ہے جس میں انجیل کا مطالعہ ہوتا ہے جس میں چیئرمین صاحب [illegible] کے ابواب پر درس دیتے ہیں اور [illegible] کل جمعہ تک [illegible] دیتے رہینگے۔ یہ درس کتاب مقدس کے [illegible] حصہ کی آیات کا [illegible] سلسل تفسیر اور تشریح ہے اور برابر اس وقت تک جاری رہیگی۔ دوسرا سبق یوحنا کی انجیل کے [illegible] تک مقرر ہے جو [illegible] صاحب کے حصہ میں ہے اور وہی اسکی تفسیر و تشریح کرتے ہیں۔ چوتھی مٹنگ کا وقت [illegible] ۴ بجے تک کا ہے۔ باقی اوقات استراحت اور گفتگو اور اکل و شرب اور دعا میں صرف ہوتے رہتے ہیں ۷ بجے شام عبادت اور اجلاس۔

انتظامی کمیٹی کا انتظام عموماً اچھا ہے ہمیشہ لوگوں کے آرام کو مدنظر رکھتے اور حتی الوسع اسکی تکمیل میں ساعی و کوشاں رہتے ہیں۔ بہرحال کوئی معقول وجہ [illegible] میں نہیں کا میں امید کرتا ہوں خدا سے بھی درخواست ہے کہ آخر تک کوئی شکایت انتظام کے بارے میں نہ ہو ہم سب کے سب بڑی خوشی خوشی روحانی برکتوں سے [illegible] ہو کر بغیر کسی قسم کی کڑواہٹ کے گھروں کو جاویں۔

کنونشن میں اگرچہ ایک دو باتیں ہمارے بعض [illegible] کی جانب سے سرزد ہوئیں تھیں جن سے اکثر ہندوستانی حاضرین کے دلوں پر ٹھیس لگی۔ مگر شکر خدا کا کہ وہ چوٹ طرفۃ العین میں گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہوگئی خدا سے یہی دعا ہے کہ خدا تمام ایام کنونشن میں [illegible] محبت اور کام سے تمام اہل کنونشن کو محفوظ [illegible]۔ کنونشن میں اگرچہ مختلف مشنوں اور کلیسیاؤں کے شرکاء حاضر ہیں مگر سب ایک [illegible] طور پر رہتے ہیں گویا کہ سب کے سب ایک ہی مشن اور کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں





مراسلات

مسیحی قوم

اخبار نورافشان مطبوعہ ۸ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں بھی اس قوم کا ایک مضمون کمترین کی قلم سے نکلا۔ جس میں اسی قوم کی حاجت کو مفصل بیان کیا گیا تھا اب ایک مدت کے بعد گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں دوبارہ التماس کرتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ اخبار نورافشان میں اپنی قلم مبارک سے سرکار والاشان کے گوش گذار کریں گے اور اپنی قوم میں روشن ستاروں کی طرح چمکینگے۔ آجکل ہمارے جو صوبہ ملک پنجاب میں ہمارے مردوں اور رعایا پر گورنمنٹ کی مہربانیوں اور کوشش از حد منظم سے چند نہریں بنجر قدیم علاقہ جات میں آبادیاں قائم کرنے کی غرض سے کھدوائی گئی ہیں جن سے بنجر سنسان جو بیں کوسوں تک فوج اور لاکھوں روپیہ پیدا ہوتا ہے۔ آجتک چار نہروں میں آبادیاں قائم ہو گئیں ہیں۔ اور پانچویں ایک نہر کھدوائی جا رہی ہے۔

پہلی نہر دریائے ستلج سے نکلکر ضلع کرنال کو سیراب کرتی ہے۔ دوسری دریائے راوی سے نکلکر علاقہ [illegible] کو آباد کرتی ہے۔ تیسری نہر چناب سے نکالی گئی ہے جو دوآبہ رچنا کے بنجر قدیم کو گلزار بناتی ہے۔ چوتھی جہلم سے نکلکر ضلع شاہ پور کو سیراب کرتی ہے۔ پانچویں ایک اور نہر جو اپر چناب کے نام کہلائیگی۔ ضلع سیالکوٹ سے ہوکر ضلع گوجرانوالہ کے جنوب مغربی حصہ میں ہوکر ضلع لاہور کے مغربی حصہ کو چلی گئی ہے۔ کھدوائی کا کام شروع ہے [illegible] نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان تمام نہروں میں مسیحیوں کی آبادی نفی کے قریب ہے۔ نہر [illegible] باری دوآب اور چناب میں قدرے مسیحی بھی آباد ہیں۔ مگر غیر اقوام کے مقابلے میں [illegible] دال [illegible] مثال ہے۔

جہلم نہر پر تو ہمارے عیسائی گورنمنٹ کی پرشفقت [illegible] گئے۔ اب نئی نہر پر عیسائیوں سے امید لگا رکھی ہے۔ سرکار خود سکھوں کو [illegible] دوسرے عیسائیوں کے [illegible] کا چاند ہوئی ہے۔ کہ اب نہر آب رسانی کے قابل ہو کر ہمارا نصیبا جاگے۔ مگر نہیں جی وہ امید بھی بہت دور ہے نہر [illegible] کی پرانی آبادیوں میں بے شمار رقبا [illegible] پانی [illegible] ہے۔ گورنمنٹ کے حضور اپنا عاجزانہ التماس [illegible] اور ہم جو اپنی قوم کے وکیل ہیں اپنی فرزندانہ [illegible] گورنمنٹ کی خدمت میں [illegible] گذارش کرتے ہیں کہ یہی قوم جو نہایت قابل رحم ہے اُن پر بنظر لطف کرم کی جاوے اور اُن کو دیگر اقوام کی طرح نہروں پر زمین عنایت فرمائی جائے۔ کیونکہ قوم مسیحی بھی سرکار والاشان کی مہربانیوں کے مستحق ہے اور اس نئی آباد بنجر علاقوں میں کاشتکرنے کے قابل ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ قوم [illegible] میں نہایت محنتی اور بڑی جفاکش ہے میں یقین کرتا ہوں کہ اپنی پرورش کے علاوہ ہماری گورنمنٹ [illegible] تو ضرور کریگی [illegible] حقیر قوموں کے [illegible] ہم اُن کی طرح [illegible] نہیں مانگینگے بلکہ نہایت عجز و انکساری کے ساتھ [illegible] داد فریاد کرینگے۔ جب [illegible] شورش مچاتے ہیں تو کیا مناسب نہیں کہ کھیتی کا پیشہ [illegible] کا الخصوص ہے۔ [illegible] عیسائی [illegible] نہروں پر نظر آتے ہیں آبادی کے لحاظ سے [illegible] سے بڑھکر ہیں۔

الراقم

قوم کا خادم پادری [illegible]

سنہ ۱۹۰۶ء میں [illegible] جعلی روپے پکڑے گئے جنہیں سے [illegible] روپے آفس میں پکڑے گئے۔

سنہ ۱۹۰۶ء [illegible] ضرب سکہ سے [illegible] پونڈ کا منافع ہوا۔

[illegible] دیکھو نورافشان مطبوعہ [illegible] اگست سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ [illegible]

حاضرین جلسہ

سب سے پہلے میں اُس خدا کی حمد و ثنا کرنی چاہئے جو قادر مطلق ہمہ دان علام الغیب اور وہ ہر چیز پر غالب ہے اور جو اپنے بندوں کو اچھے کام کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی ہدایت کرتا ہے۔ برخلاف عیسائیوں کے خدا کے جو قادر مطلق ہے نہ حاضر و ناظر نہ علام الغیب نہ ہر چیز پر غالب [illegible] حالات سے واقف اُس کے ثبوت میں آپکو چند مقامات کتاب مقدس میں [illegible] دیکھئے تو انہیں [illegible] یہوواہ کے ساتھ تھا اور اُس نے کوہستانیوں کو خارج کیا [illegible] کو نکال نہ سکا [illegible] کے پاس لوہے کی رتھ تھیں دیکھئے کتاب پیدائش [illegible] آدم اور اس کی جورو نے خداوند خدا کے سامنے [illegible] کے درختوں میں اپنے آپ کو چھپایا۔ کتاب پیدائش [illegible] اور خداوند اُس شہر کو اور برج کو جسے آدمی [illegible] دیکھنے اترا [illegible] کہ صدوم اور عمورہ کا شور [illegible] اُن کے گناہ بڑھ گئے ہیں میں اب اتر کے دیکھونگا کہ انہوں نے سراسر اُس چلانے کے مطابق کیا ہے کہ نہیں اور اگر نہیں تو میں دریافت کرونگا پیدائش [illegible] چند آیتیں کتاب مقدس کی ہیں اور عیسائی خدا کا فرشتہ یا خدا [illegible] کے ساتھ پھر جو ثابت کرتی ہیں کہ اُس کی قدرت کس قدر محدود ہے [illegible] جناب [illegible] کا ایک [illegible] خدا [illegible] کیا مقابلہ کر سکتا تھا [illegible] یعقوب پر [illegible] اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پہ پھٹنے تک ایک شخص اس سے کشتی لڑتا رہا جب اُس نے دیکھا کہ وہ اُس پر غالب نہ ہوا تو اُسکی ران کو [illegible] اور یعقوب کی ران کی نس اُس کے ساتھ کشتی کرنے میں چڑھ گئی تب وہ بولا کہ مجھے جانے دے کیونکہ پو پھٹی ہے وہ بولا کہ میں تجھے جانے نہ دونگا جب تک تو مجھے برکت نہ دے تب اس نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا یعقوب اُس نے کہا تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور خلق کے ساتھ زور آزمائی کی [illegible]

غالب ہوا اور دیکھئے یوحنا ۱۶ باب ۳۳ تک خداوند کا یہودہ کے
ساتھ بھی ایک جھگڑا ہے اور یعقوب کو بھی اُسکی روشوں
میں سزا دیگا۔ اس کے فعلوں کے مطابق اُس کو بدلا دیگا
اُس نے رحم میں اپنے بھائی کی ایڑی پکڑی اور وہ اپنے زور
سے خدا کے ساتھ کشتی لڑا صاحب آپ اچھی طرح سمجھ گئے
ہوں گے کہ عیسائی خدا یا عیسائیوں کا خدا کیسا زبردست ہے
کہ وہ اپنے پیدا کئے ہوئے بندوں سے کشتی لڑتا ہے جھگڑتا
ہے جنگ و جدال کرتا ہے مگر ان پر غالب نہیں ہو سکتا۔

وہ خدا جو ایسا ہی ہو جو اپنے بندوں سے عاجز آجاوے
جبھی تو اُس کا لڑکا اور کیسا لڑکا جو اکلوتا تھا صلیب پر چڑھا
دیا گیا اور خدا سے کچھ بن آئے نہ بنی۔ ورنہ ضرور تھا کہ اپنے لڑکے
کو بچا لیتا۔ درحالیکہ یہودیوں نے اور اُنکے جانی دشمنوں نے
اس سے کہا کہ اگر اس وقت تو اپنے آپ کو بچا لیوے تو ہم تجھ
پر ایمان لاویں۔ متی ۲۷ باب ۴۲ مگر نعوذ باللہ خدا نے اپنے دشمنوں
کے مقابلہ میں کبھی کچھ نہ کیا ہوتا تو مسیح کے مصلوب
ہونے کے وقت ہی اپنے اکلوتے لڑکے کو بچا لیتا۔ جب خدا ہی
ایسا ہو تو اُس کا لڑکا کیا کر سکتا ہے آخر وہ بیچارہ اپنے آپ کو نہ
بچا سکا اور صلیب پر چڑھا دیا گیا سامعین یہ تو خدا کی قدرت
اور طاقت کا حال ہے مگر اب اس کی تعلیم کا حال سنئے کہ وہ
اپنے بندوں کو کس کام کی ہدایت کرتا ہے خدا اپنے بندوں
کے جھوٹ بولنے سے اُن پر احسان کرتا ہے۔ خروج ۱ باب
شراب پینے کا حکم دیتا ہے۔ امثال ۳۱ باب ۶ و ۷ حضرت
آپکو معلوم ہو گیا کہ خدا یا خدا کا اکلوتا بیٹا کیسا طاقتور ہے
اور اپنے بندوں کو کس قسم کی تعلیم دیتا ہے کیا ایسا خدا جو اپنے
بندوں سے عاجز ہو خدائی کے قابل ہے ہرگز نہیں
کوئی عقلمند تو ایسے خدا کو کوڑی کے بدلے بھی نہ پوچھیگا۔ جبکہ
وہ ہی ہے جو سوال کریگا یہ جواب کہ اس کے بیٹے کو مانا جاوے
اور اُس پر ایمان لایا جاوے گر چاہے عیسائی بھائی جو
عقل کے پیچھے لٹھ لئے پھرتے ہیں اور جن کے لئے یہ کہنا
بیجا نہ ہوگا۔ آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ ایسے کو خدا

پر ایمان لے آئے اور جس گمراہی کے گڑھے میں خود گر پڑے
دوسروں کو بھی گرانا چاہتے ہیں۔ آئیے مسیحی بھائیو اب بھی ذرا
آنکھیں کھولو اور ہوشیار ہو جاؤ جو لعنتی شخص کی پیروی نہ کرو
جو خود مصیبت میں گرفتار ہو وہ دوسروں کو کیسے نجات دلا سکتا
ہے جیسا کہ پولوس اپنے اس خط کے جو گلتیوں کو لکھا تھا
تیسرے باب ۱۳ آیت میں لکھتا ہے کہ جو کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے
افسوس ہے ان لوگوں پر جو ان کی تعلیموں پر تکیہ کرتے ہیں جو
لعنتی کو خدا کا بیٹا بتلاویں اور اس پر ایمان لاویں۔

اس کے بعد جس اُس نبی پر درود و سلام بھیجا چاہئے
جس کا نام پاک محمد مجتبیٰ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اور وہ کیسا عظیم الشان نبی کہ حضرت ایک ہزار سال پیشتر جس کے
آنے کی خوشخبری دیگئی ہو اور موسیٰ کی شریعت جاننے والے
جس کے منتظر ہوں اور وہ مسیح جس کے آنے کی خوشخبری
دیتا ہو جو نہ صلیب پر چڑھایا گیا۔ بلکہ خدا کا حبیب اور امت کا
شفیع کہلایا اور جس کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ گمراہوں کو راہ
راست دکھاوے۔ مگر جنکی قسمت میں گمراہی پڑی ہو وہ کیسے
راہ راست پر آ سکتے

صاحبان جلسہ اس مضمون کو میں طول دینا نہیں چاہتا

اب میں اپنے مسیحی بھائی کے جواب پر کچھ ریویو کرنا
چاہتا ہوں تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو جاوے۔ کہ اس جواب سے
سوائے منہ خراشی کے اور کچھ بھی نتیجہ نہیں نکلا کیونکہ اس میں جو
کچھ بحث ہے اصل سوال سے کچھ بھی تعلق نہیں صرف
کاغذ کالا کر دیا۔ اور خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو گئے کہ ہم
بھی پانچوں سواروں میں ہیں۔ علاوہ اس کے آپ صاحبان
کو ان کی علمی لیاقت کا اندازہ بھی معلوم ہو جاویگا کہ کیسے ذی علم
محمد فاضل چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں تمہیں راہ سے منزل
اشارہ میں منادی کر رہا ہوں کیا خوب آپ اور منادی ابھی
حضرت دل آپ تو راہ راست پر آئیے پیچھے منادی کیجئیگا۔
دیکھئے مرقس ۱۳ باب ۲۱ و ۲۲ آپ تو خود گمراہ ہیں رہبری کس کی کرینگے
ہیں۔ یہ کیوں نہیں فرماتے کہ گمراہ کرنے آیا ہوں۔ آگے چلئے

آپ تحریر کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے میری خدمت مذہب اسلام
سے شروع کی اور وہ خدمت پتھروں اور تالیوں اور گالیوں کی
تھی۔ میاں آپ نے صریح جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ جس وقت
آپ اپنے باطل خیالات کو ظاہر کرتے ہیں جس کا نام آپ نے
منادی رکھ لیا ہے تو اس وقت ہر قسم کے آدمی وہاں موجود ہوتے
اور آپ ہر مذہب کی توہین کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ کسی شخص کو
برا معلوم ہوا ہو کوئی دل جلا پتھر پھینک دے یا تالی بجا دے
یا گالیاں دے۔ اتنے بڑے مجمع میں آپکا مسلمانوں کو ہی بتانا
تعصب سے خالی نہیں ہے اگر آپ یہ جواب دیں کہ میں نے
بچشم خود پتھر پھینکتے یا تالیاں بجاتے دیکھا ہے۔ تو میں ضرور کہونگا
کہ آپ غلط فرماتے ہیں۔ کیونکہ آپ ذرا ذرا سی بات پر سامعین
کو فرماتے ہیں کہ تم نے تعزیرات ہند دیکھی ہے پولیس کو بلواتا
ہوں ابھی حوالات میں دئیے جاؤ گے۔ ہمارے مکان سے باہر
ہو جاؤ تاکہ آپ بچشم خود دیکھیں۔ اور پولیس بہرہ
نہیں آپ کی ذات سے امید نہیں۔ قولہ ہمارے مجبوریں
میں اُنکا کچھ بھی قصور نہیں ہے اگر قصور ہے تو گرو جی کا ہے کہ انہوں
نے اُنکو تعلیم ہی ایسی دی ہے۔ اقول۔ صاحبان جلسہ میں نے
منادی صاحب گرو جی کی تعلیم کا کچھ بیان کیا ہے۔ آپ اس سے
فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس کو ایسی تعلیم دی ہے۔ قولہ جب ہم بازار
والے ہیں۔ اقول ان الفاظ سے آپکی علمیت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ
کیا بامحاورہ الفاظ ہیں۔ کثیر تعداد محمدیوں کی کہلانے لگے
جانی ملی بھائی صاحب ہم ان کے معنے نہیں سمجھے گرآپ کو
بحث کرنا منظور ہو تو صاف صاف گفتگو کیجئے کیونکہ ہر شخص
جانتا کہ یہاں کوئی سمجھنے والا نہیں ہے اور آپ پرواہ کیوں
کرینگے۔ کیونکہ آپ تو جانتے تھے کہ اونچی دوکان پھیکا پکوان
ہے اگر پرواہ کرونگا۔ تو قلعی کھل جاویگی۔ مگر مجبوراً پرواہ
کرنی پڑی۔ قولہ میں حتی الوسع کوشش کرونگا۔ اقول حتی الوسع
کی کیا ہی ہوئی رہی۔ کیوں نہیں کہتے کہ پورا اور صاف جواب دیا
جاویگا۔ مگر کہیں کس کے بھروسہ پر کیونکہ اپنی قابلیت اور علمیت
کو وہ حضرت خوب جانتے ہیں کہ وہ کتنے میں ہیں۔ قولہ وہ

صاحب بجا ہے۔ اقول۔ ابی حضرت اصل میں گفتگو وہ نبی کے اوپر شروع کی گئی تھی اور آپ یوحنا [illegible] کو حوالہ کر دیتے ہو جسے جواب کو کچھ تعلق نہیں۔ یہودیوں کے سوالات سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح اور ہے اور وہ نبی اور ہے۔ آپ کے مذکورہ بالا حوالہ میں یوحنا مسیح کی گواہی دیتا ہے نہ اس نبی کی جنکی بابت [illegible] سال پیشتر پیش گوئی کی گئی تھی۔ میرا سوال تو [illegible] کردہ نبی سے کونسا نبی مراد ہے آپ فرماتے ہیں یوحنا نے مسیح کی گواہی دی۔ واہ کیا معقول جواب ہے سوال از آسمان جواب از ریسمان اسی سبب سے آپ فرماتے ہیں کہ حتی الوسع میں کوشش کرونگا یعنی جواب تو نہیں دے سکتا مگر کچھ زور تو لگاؤنگا۔ قولہ۔ میں خدا کے [illegible]۔ اقول۔ اس [illegible] کی تمثیل سے صاف ظاہر ہوا کہ دوسرا [illegible] چاہئے۔ جب تک کہ [illegible] نہ کیا جاوے۔ اس طرح تو بیچارے یہودی حق بجانب ہیں کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے تب تک نبیوں کا سلسلہ بند نہ ہونا چاہئے۔ مگر ہمارے مسیحی بھائی فرماتے ہیں کہ [illegible] نبی پر سلسلہ بند ہو گیا مگر آپ نے اس کا کوئی ثبوت یا کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ فلاں کتاب میں خدا کا یہ حکم ہے کہ فلاں کے بعد دوسرا نبی نہ آوے گا۔ نہ یوحنا نے سوال کرنے والوں کو کہا کہ تم کس نبی کی نسبت سوال کرتے ہو اب تو کوئی نبی آنے والا نہیں سوائے مسیح کے مگر جب یوحنا کے جواب کو دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کوئی نبی مسیح کے بعد آنے والا تھا۔ مگر تعصب کا برا ہو۔ جس نے ہمارے عیسائی بھائیوں کے دلوں کو خراب کر دیا ہے اور جس کی وجہ سے وہ یوحنا کی بات کو بھی جھٹلاتے ہیں مگر اپنا تعصب دور نہیں کرتے تاکہ حق بات معلوم ہو جاوے اسے سچے دیندارو۔ یوحنا کی گواہی خود سے پڑھو وہ کہتا ہے کہ جو میرے بعد آنے والا تھا وہ یہی ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ مسیح ہے بلکہ جو نبی مسیح کے بعد آنے والا تھا وہ یہی ہے۔ قولہ۔ اب چونکہ وہ نبی کے الفاظ الیٰ آخرہ۔ اقول۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہودیوں نے گواہی دی کہ فی الحقیقت وہ نبی جو جہان میں آنے والا تھا یہ ہی ہے۔ مثل مشہور ہے جھوٹے کی یادداشت نہیں ہوا کرتی کبھی کچھ کہتا ہے اور کبھی کچھ کہتا ہے۔ اول تو آپ فرماتے تھے کہ وہ نبی کا خیال یہودیوں کی خام خیالی تھی۔ مگر آخر کار حق بات زبان سے نکل ہی گئی اور آپ بھی قائل ہو گئے کہ نبی ضرور آنے والا تھا اور وہ مسیح تھا۔ مگر ہمیں دیندار تھوڑا بہت عقل سے بھی کام لیکر کہ سوال میں مسیح اور وہ نبی دو شخص ہیں اور وہ نبی مسیح کے بعد آنیوالا ہے تو مسیح وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مسیح وہ نبی نہیں ہو سکتا تو ضرور ہے کہ وہ نبی مسیح کے بعد آوے جس کی نسبت خود مسیح پیش گوئی کرتے ہیں کہ دیکھو میرے بعد ایک تسلی دینیوالا آویگا۔ یوحنا [illegible] اسے بھی [illegible] تم نے یوحنا یہودیوں کو تو جھٹلایا مگر اب خدا کے بیٹے کو بھی جھٹلانے لگے اب بھی ایمان لاؤ اور تعصب کو چھوڑو تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے نجات پاؤ۔ قولہ۔ اب آنجناب نے دوسرا ہی [illegible] دوسری طرف قدم بڑھایا ہے یا آپ کی خام خیالی کو دور کرتا ہے آپ تو فرماتے تھے کہ نبوت کا سلسلہ [illegible] نبی پر ختم ہو گیا مگر خداوند [illegible] کہتا ہے کہ میرے بعد تسلی دینیوالا آویگا۔ یوحنا [illegible] میں اپنا [illegible]۔ قولہ۔ محمد صاحب بھول گئے کیا اس میں آپ کو شک بھی ہے در اصل جو حق ایمان لانے کا تھا آپ صاحبوں نے ادا نہیں کیا ورنہ آپ میں [illegible] کی [illegible] جو مسیح نے مرقس [illegible] میں بیان کی ہیں ضرور ہوتیں اور دوسرا [illegible] آپ نے [illegible] یہ بھی معلوم نہیں کہ فرقہ کسے کہتے ہیں ابھی آپ کو چند روز تک اسکول میں جانا چاہئے۔ [illegible] لیاقت پیدا ہو [illegible] کی کہانی [illegible] سنئے حضرت اگر میں عیسائی دینداروں سے کبھوں [illegible] انجیل سے ثابت کر دکھاؤں کہ مسیح خدا کا بیٹا نہیں یا وہ صلیب پر نہیں چڑھایا گیا اگر آپ میرے ہم خیال ہو جاویں تو کیا آپ اپنے تئیں ان لوگوں سے علیحدہ نہ کھینچیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے اور صلیب پر چڑھایا گیا مگر آپ علیحدہ رہینگے اور آپ کو الگ رہنا ہی چاہئے بس اسی کا نام فرقہ جو خوبی بات ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یوحنا [illegible] آیتیں [illegible] جن کو چھوڑ دیا۔ جی ہاں صاحب میں نے ان آیتوں کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا کیونکہ انکو اگلی آیت سے کچھ تعلق نہیں دیکھا [illegible] جب مسیح کہتا ہے کہ مجھے کچھ اور کہنا ہے مگر تم اسکی برداشت نہیں کر سکتے جس سے ظاہر ہو گیا کہ ان آیتوں کو اگلی آیتوں سے کچھ تعلق نہیں ہے الغرض اگر ہم مان بھی لیں کہ انکا تعلق اگلی آیتوں سے ہے تو سوائے اس کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا کہ تم اسکی بات ضرور مانو کیونکہ اپنی طرف سے وہ روح حق کچھ نہ کہیگی بلکہ جیسا سنیگی ویسا کہیگی مگر آپ کی دیدہ دلیری کو ملاحظہ فرمائیے کہ آنجناب نے اس سے روح القدس مراد لی ہے مگر آپ نے یہ نہیں بتلایا کہ روح القدس نے کس کس کو قصوروار ٹھہرایا اور کس کس کو ہدایت کی اور کس کس کو آئندہ کی خبر دی [illegible] اصل بات چھپا گئے اور کہہ دیا کہ اس سے روح القدس مراد ہے باوجودیکہ خود ہی کہتے جاتے ہیں کہ روح القدس نادیدنی چیز ہے اسی طرح اپنے اعمال کا دوسرا باب ثبوت میں پیش کیا جو بالکل بے سود دلیل ہے کیونکہ تسلی دینیوالا با تصور [illegible] والا آدمی ہی ہو نہ وہ شے جو نظروں سے غائب ہو [illegible] دیندارو کیا اب بھی تم یہ ہی کہے جاؤ گے کہ اس نبی سے اور مسیح اور تسلی دینے والے سے مراد روح القدس ہے میں یقین کرتا ہوں کہ اگر تمہارا دل پاک ہوگا۔ اور اگر تم مسیح کے سچے پیرو ہو گے تو مسیح کا حکم مانو گے جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ جب وہ روح حق آوے تو تم اس کی سننا کیونکہ وہ کوئی بات [illegible] نہ کہیگی۔ تو اب تمہیں لازم ہے کہ فوراً راہ راست اختیار کرو اور صدق دل سے پڑھو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیونکہ یہ تمہارے خداوند مسیح کا حکم ہے اب میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خداوند اسے عیسائیوں کا خدا نہ بنا۔ ہمارے مسیحی بھائیوں کو راہ راست دکھاوے اور ان کے دلوں سے تاریکی دور ہو جاوے اور وہ اپنے مسیح کے حکم مانیں کہ محمد پر ایمان لانا ہے۔ آمین ۔

بقلم محمد حسین [illegible]

دیکھو یوحنا [illegible] جس سے آپ دلیل میں لاتے ہیں

خیال کی تردید ہو رہی ہے۔ یعنی بعض کہتے کہ وہ مسیح ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ نبی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لوگ اُسے مسیح سمجھتے تھے اور بعض کہتے تھے یہ مسیح نہیں مگر وہ جلیل القدر اور عظیم الشان نبی ہے جس کا ذکر اپنے بزرگوں سے سنتے آتے ہیں اُن کا اختلاف گواہی دیتا ہے کہ مسیح سے وہ نبی علیحدہ ہے۔ جیسے کوئی شخص آپ سے یا کسی اور شخص سے یہ بیان کرے کہ نبی سے دو شخص پیچھے بعد دیگرے آنے والے ہیں ایک زید جو پہلے آویگا اور دوسرا عمرو اس کے بعد میں آویگا۔ مگر وہ لوگ جنسے کہا گیا وہ دونوں میں سے ایک کے بھی شناسا ہی نہیں اور ایک عرصہ کے بعد ایک آیا مگر بعضوں نے کہا کہ وہ عمرو ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ زید اب یہ ممکن ہے کہ آپ اُسے زید یا عمرو دونوں میں سے ایک مان سکتے ہیں مگر یہ ممکن نہیں کہ وہی ایک شخص زید و عمرو دونوں کا کام دے اسی طرح مسیح اور وہ نبی دو شخص پیچھے بعد دیگرے آنے والے تھے جو پہلے آیا وہ مسیح تھا۔ اور پیچھے آیا وہ وہ نبی ہے۔

محمد حسین ہیڈ ماسٹر سنٹرل انڈیا۔

حاضر من

گمراہ کرنے والے خدا نے ہمارے بھائی کی عقل کو گمراہ کیا اس نے بحث کے نقطہ کو چھوڑ کر بے جا کی طرح ادھر ادھر دوڑنے لگے۔ گر شاید پھوٹ جانے کے لائق تو دھمکی بہت تھوڑا ہے۔ مگر عالموں کی سوسائٹی سے چنداں محبت رکھتا سا ہوں۔ اور پڑھا لکھا نہیں۔ مگر ورد سے علم کے چشمے سے دل محبت ہو گئی ہے اور اُسی کی ہدایت سے عیسائیوں اور ہندوؤں کی مذہبی کتابوں کے پڑھنے کے لئے یہاں منشوریں قدم جما کے بیٹھا ہوں میں اپنی عبارت کو زیادہ طول طویل کرنا نہیں چاہتا ہوں مگر جاہل محمدیوں کو دروغ گوئی جو عالموں کے زمرہ میں اپنے کو بتاتے ہیں۔ مگر حقیقت میں علم سے بے بہرہ زیادہ سے زیادہ اردو کی چوتھی کتاب پڑھی ہوگی۔ انکی تحریر کی کھال جو میرے

پاس ہے شاید ہے۔ بھلا عقل و دانت کبھی چھپ سکتے ہیں میں اس سے تو خود قائل ہو گیا ہوں۔ کہ تعصب سے بچتے ہیں۔ شاید سب محمدیوں کو یہی کچھ دکھ دیتے رہتے ہیں۔ سو اگر اُن صاحب کو بوجہ تعصب کی وہ کاملیت کو دیا ہے تو بالکل اُن کے حسب الحال ہوگا۔ تعصب تعصب تیرا ستیاناس تو نے ہمارے بھائی محمدی کو محبت سے ہی علیحدہ کر دیا یہ درجہ کا تعصب کہ قرآن کی تعلیم کو بھی چھوڑنا اپنے لئے خود حضرت سمجھا کہ کسی طرح [illegible] آپ فرماتے ہیں کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دیکھو پیدائش ۶ ۱۸ اور پھر سورہ بنی اسرائیل ۹۰ آیت اور سورۂ انعام ۱۰۴ آیت جسکو چاہتا ہے ہدایت دیوے اور جسکو چاہے گمراہ کرے کون بے وقوف ہے جو بے عدل خدا کو مانیگا جو چوری کرانا چاہے جو چوری کرنے جاوے اور گھر کے مالک کو کہ فلاں آدمی تیرا گھر لوٹنے آتا ہے۔ اسکو پکڑ کر میرے پاس لے آئیں اُسکو پھانسی دوں گا۔ میری قلم میں طاقت نہیں ہے کہ ایسے خدا کی تعریف لکھوں جس خدا کا آپنے ذکر کیا اپنی تحریر میں مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی خدا کو مانتا ہے۔ دونوں فریق ایک ہی گمراہ کرنے والے خدا کے ماننے والے ہیں۔ مگر مسیحی زندہ خدا کے جو عالم الغیب ہر جگہ حاضر و ناظر آیندہ کی خبریں دینے والا قادر مطلق ہے اور ازل سے ماننے والے ہیں۔ اور اُنکی قادر مطلقی پیدائش ۱ سے ظاہر ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے اُس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُس میں ہے بنایا گیا تمام دنیا کے خالق۔ دیکھو کہ یہ قادر مطلق کا درجہ نہیں رکھتے۔ وہ آیندہ کی خبریں دینیوالا پیدائش ۳ ۱۵ عورت کی نسل سے جو پیدا ہو گا وہی شیطان کے سر کو کچلیگا۔ یہ پیشگوئی جو مسیح کے واسطے تھی چار ہزار برس بعد پوری ہوئی۔ قرآن بھی قائل ہے۔ دیکھو سورہ عمران کی ۴۸ آیت سے۔ پھر حاضر و ناظر بائبل ۱۱ داؤد نے ہر چند کوشش کی اپنے جرم کو چھپاوے مگر خدا جو حاضر اور ناظر تھا وہ شروع سے آخر تک دیکھتا رہا اور بعد میں

ناتن نبی کو بھیجا کہ داؤد کو ملامت کرے دیکھو ۲ سموئیل ۱۲ عالم الغیب پیدائش ۴ ۹ آیت تب خداوند نے قائن کو کہا کہ تیرا بھائی ہابل کہاں ہے وہ بولا میں نہیں جانتا۔ کیا میں اپنے بھائی کا نگہبان ہوں خداوند نے کہا تیرے بھائی کا خون زمین پر سے مجھے پکارتا ہے اور دیکھو جب قائن نے قربانی خداوند کے حضور میں گذرانی ہے تو خداوند نے جو عالم الغیب ہے اس کے دل کے حال کو جانکر اُس کی قربانی کو نا منظور کیا ہے۔ کیونکہ وہ فریب سے لایا تھا۔ دیکھو پیدائش ۴ ۶ تو کیوں غصہ ہوا اگر تو بھلا کرے تو مقبول نہ ہوگا اور غیر قوموں جناب آنکھیں کھل گئیں ہیں [illegible] خدا کے ماننے والے ہیں۔ دن ہے یا رات کبھی نیند سے تو گھبرائے ہوئے نہیں اُٹھے تھے۔ بقول سعدی

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اگر محمدی گناہ کی وجہ سے مسیحیوں کے خدا کو نہ دیکھیں تو سمجھ لیا کہ گناہ ہی کی دیوار کو نہ دیکھ سکتے جب تک [illegible] پاس روتے اور چلاتے ہوئے آؤ اور جو آپنے فرمایا ہے اپنی تحریر میں کہ پیدائش ۳ اُس سے خداوند کی عالم الغیبی میں فرق آتا ہے گر یہ آیت آدم کے گناہ کے نتیجہ کو صاف روشن کرتی ہے کہ جب آدمی گناہ کرتا ہے تو اُس کا دل اُس کو خود ملزم ٹھہراتا ہے گھبرا جاتا ہے یعنی اندھیرا روشنی سے چھپتا پھرتا ہے پر روشنی اسکو کہاں چھپنے دیتی ہے دیکھئے یوحنا کی انجیل ۳ ۲۰ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور نور کے پاس نہیں آتا ہے تاکہ اُس کے کام فاش نہ ہو جاویں چونکہ محمدیوں کی زندگی گناہ سے بھرپور اور جو گنہگار ہے وہ خداوند کی روح کے نیچے ہے جو اُس نے گنہگاروں کے لئے مقرر کر رکھی ہے۔ یعنی مسیح کے پاس آنے سے ڈرتے ہو کیونکہ تمہارے کام برے ہیں۔

اور پھر آپ کہتے ہیں کہ میں آپکو چند مقامات کتاب مقدس یعنی انجیل سے بتلاتا ہوں۔ بتلائیے صاحب ہم خوشی سے سنیں گے دیکھو قاضیوں کی کتاب ۱ ۱۲ اور پھر پیدائش ۳ ۹ اور پیدائش

سے ۱۱ تک اور پھر پیدائش ۲۳ و ۲۴ اور پیدائش ۲۵ اور پھر ۱۴ سے ۱۸ تک اور خروج ۱۶ اور سلاطین اول ۱۷ و ۱۸ اور ۲۱ سے ۲۴ تک امثال ۳۰ و ۳۱ تک نبوت ۔

شاباش آپکی دیانتداری پر مباحثہ عیسائیوں سے کرتے ہو اور مدد دوسری کتابوں سے لیتے ہو یہی نے آپ غلطی کھائی مباحثہ کی حالت میں میں آپ کو تعلیم نہیں دونگا پر صبر ہو دیکھ بتا دونگا کہ انجیل دوسری کتاب ہے جتنے حوالجات آپنے دیئے ہیں اُن میں سے صرف ایک ہی انجیل کا ہے اور وہ یہ ہے متی ۱۲ باب ۳۹ تک۔ اور باقی سب پرانے عہدنامہ کے ہیں جس آدمی کو اتنا بھی فرق معلوم نہیں ہے وہ مباحثہ کا دم کیا بھر سکتا ہے ۔

قاضیوں ۱ باب سے آپ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ جب خدا یہودا کے ساتھ تھا تو کیوں وہ نشیب کے رہنے والوں کو نکال سکا کیونکہ اُن کے پاس لوہے کی رتھیں تھیں نکال نہ سکا جناب من۔ ساتھ ہونا اور چیز ہے اور جنگ میں مدد کرنا اور چیز ہے جب ہر دو لشکر مقابلہ میں نکلتے ہیں تو کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ فلاں کے ساتھ خدا ہے اور فلاں کے ساتھ خدا نہیں ہے۔ ساتھ ہونا اور بات ہے اور ساتھ ہو کر لڑائی کرنا دوسری بات مگر آپ اوپر کی آیت کو پڑھیں تو معلوم ہو جاویگا کہ کون نکال نہ سکا یہاں اشارہ خدا کی طرف نہیں ہے مگر یہودہ کی طرف جسکو وہ نکال نہ سکا۔ یہ وہ خداوند تعالیٰ محمدیوں کی طرح کمزور انسان۔ نبی کو جھگڑوں کی خواب دینی قرآن کی آیت یاد نہیں ہوگی۔ یعنی سورۃ الاحزاب ۳۷ آیت ------

----

ایسے نبی کا ذکر خدا پیشگوئی کے طور پر انجیل میں کریگا ہرگز نہیں۔ یہ آپ لوگوں بہتان جو اس ہادی کی زندگی پر باندھا کرتے ہو وہ تو ایک بہادر تیار ہے جوان تھا خدا کو ایسا نیکو نہیں آیا کرتے۔ صرف خداوند کا پیغام موجب دلی کے ساتھ لیکر آیا کرتے ہیں ۔۔

اور پھر آپ فرماتے ہیں کہ پیدائش ۱۱ تک ولی کا چرچا گو اس خیال سے بناتے تھے کہ مبادا اگر پھر کبھی اس قسم پانی کا طوفان آیا تو بچ سکینگے۔ اور خداوند تو یہ تو کوئی مشکل سوال نہیں ہے اور نہ ہی نجات دہندہ کے پاس آنے سے روکتا ہے۔ یہ صرف آپکی سمجھ نے غلطی کھائی ہے۔ اور یہ جو تحریر کی تحریف جس کو آپ دکھلاتے ہیں۔ میں آپکو یہ اس صورت میں سمجھا دونگا تاکہ آپ جلدی سمجھ سکیں محمدیوں کا بیان ہے کہ خداوند نے موسیٰ کو کوہ سینا پر بلایا۔ کیا ضرورت تھی کہ وہ کوہ سینا پر بلاوے۔ کیا وہ کسی جگہ اُس کے ساتھ گفتگو نہ کر سکتا تھا۔ اور پھر کیا ضرورت تھی کہ وہ جھاڑی میں اسکو نظر آوے کیا جہاں اسکی بغیر نگہبان ہیں اس سے ملاقات نہ کر سکتا تھا دیکھو سورۃ القصص ۳۰ آیت سے شروع زیادہ زور میں دوسری آیتوں کے اوپر نہیں دیتا ہوں کیونکہ آپ نے اپنی عقل سے یہاں کچھ کام نہیں لیا پر پرانی فرشتوں کے جواب بہت موجود ہیں۔ مگر اس کتاب کا نام بتلاؤں تو اس کا جواب جو عیسائیوں کی طرف سے دندان شکن دیا گیا ہے منگوا کر دیکھتا ہوں۔ ٹکٹ میں اپنی جیب سے دے دونگا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ پہلے خود تو راہ راست پر آئیے اور پھر دوسروں کو بلائیے۔ جناب من کہیں ظاہر پکڑ کر راہ راست پر تو آگیا۔ پاکیزگی کے چشمے کو پالیا اور اس میں غسل بھی کر لیا۔ ------

----

------------ مسیح نے اپنی زبردست قوت الٰہی سے نکالا اور مجھ کو آدمیوں کے ذریعے میں جگہ دی اب میں بہشت میں ہوں کچھ بھی شک نہیں ہے اگر شک ہو تو محمدیوں کو کیونکہ وہ مسیح سے دور ہیں خون جو صلیب پر بہایا گیا اُس کا نشان اُن کے دلوں پر نہیں ہے۔ صاحب من اب خدا کے واسطے ظلم نہ کرو اب تو میں بچن اور روح القدس میری ہدایت میں مقرر کیا گیا ہے دیکھو سورۃ المائدہ آیت ۔۔ انجیل میں نور ہے اور ہدایت نور مسیح ہے اور ہدایت دینے والا روح القدس۔ دیکھو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۱۳ تب یسوع نے پھر انہیں کہا جہان کا نور میں ہوں جو میری پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پائیگا میں نے زندگی کا نور پالیا اب کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اور پھر یوحنا ۱ باب زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ اور پھر یوحنا ۱ کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا۔ بس صاحب پیٹ بھر گیا اب معاف کیجئے اور ان لفظوں کو پڑھئے دل پر لکھ دیجئے ؎

در پاک سے پھر کے میں جاؤں کہاں

کہیں اور درگاہ کی دوا ہی نہیں

شیخ محمد حسین صاحب۔ کون گنہگار آدمی کو نجات دے سکتا ہے کیا آپ نے مجھ کو ایسا بیوقوف تصور کیا کہ میں گنہگار کے ہاتھ اپنی عزیز زندگی سونپ سکتا ہوں۔ وہ صاحب خود تو آفت کی شکل پر چار ہے ہو اور دوسروں کو بھی ڈبو دینا چاہتے ہو۔ مذہب کی اصلاح کرو جیسا کہ آنحضرت نے اور حضرت عیسیٰ نے کی۔ سورۃ محمد کے پڑھنے سے معلوم ہوجائیگا کہ محمد صاحب کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد تو اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگ یہی وجہ ہے کہ سورۃ الاحقاف ۸ آیت میں محمد صاحب صاف الفاظ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ اور یہی وہ سفارش کا دم بھرتے ہیں دیکھو سورۃ الزمر ۳۰ وھ آیت اس سے کہ وہ بھی نہ مجھ سے معاف قرار کرتے ہیں اگر کبھی آسمان پر گئے ہوتے

تو فرزندوں کو وہاں کا حال معلوم ہوتا اور یہ الفاظ کبھی نہ لکھتے پر جو وہاں سے آیا وہ آسمان کا حال خوب جانتا ہے یوحنا ۳ باب ۳۱ - جو اوپر سے آتا ہے سب کے اوپر ہے۔ جو زمین سے ہے زمینی۔ جناب من پہلے وہ خود تو نجات پا لیں پھر دوسروں کو نجات دے سکینگے۔ خالی برتن سے کیا امید رکھتے ہو ؛

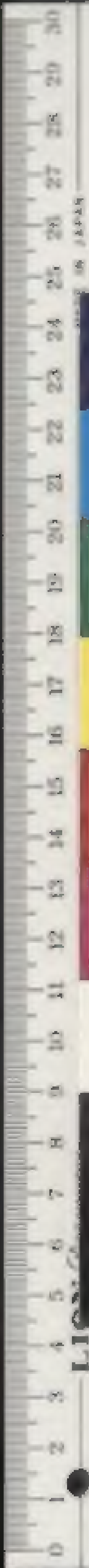
ان صاحب ہاں۔ مسلمانوں کو خوب پہچانتا ہوں ہزار آدمی کو جمع کریں .... وہ چپ نہیں سکینگے۔ آپ کیا مجھ کو دعا سمجھتے ہو گورنمنٹ ہر ایک قوم کی محافظ ہے اگر گورنمنٹ کو آپ کا درجہ دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب بچہ کو دکھ ہوتا ہے تو بچہ باپ کا نام پکارتا ہے باپ کیا بکو وہ باپ کا نام بھی نہ لینے دیتے دکھ دو گے تو کیا باپ کے پاس جائے نہیں گے ورنہ ہرگز نہیں۔ جب تک ہوا میں بیج کو جو خوشی کا ہے اس کی حالت میں آزادی کے ساتھ بڑھتے ہیں بولتے اور جب گردن دینگا [illegible] مسیح کے نوکروں میں جو فقر ہے ان کا حال [illegible] سب کچھ اسی کا ہے ؛

اب میں آپ کو صرف ایک بات دریافت کرتا ہوں کہ یہ سچ ہے کہ کسی نبی تک سلسلہ نبیوں کا تھا نبیوں کا کام نبوت کا تھا اور انہوں نے اس خدمت کو پورا کیا۔ یسعیاہ [illegible] اور حزقیل [illegible] خداوند تھا آپ ایک نشان دیگا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوایل رکھینگے۔ سو نبیوں کی نبوت کے مطابق خداوند یسوع مقدسہ مریم کے شکم سے پیدا ہوئے۔ یہ آخری نبی نجات کا نام تھا۔ وہ جلالی جو خدا اور انسان کے بیچ تھی اس [illegible] جو کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا اپنا خون دیکر اور خون سے [illegible] راستہ صاف ہوگیا [illegible] اس خدمت کو پورا کر سکے صرف مجرم ٹھہرتے گئے اور ساتھ ہی بتاتے گئے کہ مسیح اس جرم سے بچائیگا اگر آپ یسعیاہ نبی کی کتاب کا ۵۳ باب پڑھیں تو معلوم ہو جاویگا۔ اور پھر زکریا ۹ باب ۹ سے صیہون کی بیٹی تو نہایت خوشی کر اے یروشلم کی بیٹی تو خوب للکار کہ دیکھ تیرا بادشاہ تجھ پاس آتا ہے وہ نجات دینا اس کے ذمہ ہے وہ دو ہزار برس سے [illegible] کے سر پر سوار ہے۔ یہاں فیصلہ ہوگیا کہ نجات مسیح کے ہاتھ ہے اب دوسرے نبی کے آنے کی کیا ضرورت تھی یہ پیشینگوئی تھی مکاشفات ۲۱ باب ۶ پڑھئے تو معلوم ہوگا کہ کس کے اوپر پوری ہوئی اور پھر آخری نبی ملاکی اپنی کتاب کے ۴ باب میں لکھتا ہے لیکن تم پر جو میرے نام سے ڈرتے ہو آفتاب صداقت طالع ہوگا اور اس کے پروں میں شفا ہوگی۔ مسیح کے بعد کو جب شفا مل گئی تو اس کو دوسرے کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ دوسرے ڈاکٹر کے آنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس ڈاکٹر نے اپنی خدمت کو پورا کیا۔ دیکھئے انجیل یوحنا ۱۹ باب ۳۰ یہ مسیح کے آخری الفاظ ہیں اور اس کے بعد جان دے دی۔ تمام کام پورا ہوا اس لئے اب ہم تین [illegible] خوشی میں [illegible] کر رہا ہے سو مسیح کی جو زندہ ہے [illegible] ہمارے دلوں میں ؛

اگر آپ مجھ کو یہ بتا دیں کہ یہ الفاظ جو آپ نے اپنی تقریر میں بتائے ہیں فلاں کتاب میں لکھے ہیں تو میں آنحضرت کو نبی ماننے کے لئے دل سے تیار ہوں کیونکہ لکھا ہے کہ وہ نبی مسیح کے بعد آنیوالا ہے (وہ نبی کے اوپر زور دیتے ہے) آپ کو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ لفظ کہاں پر ہے کس موقع پر آیا کیونکہ یہ دریافت کیا ہے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائیگی۔ یہیں پر تو محمد کا ذکر مذکور بلا خدا نے مسیح سے کیا ہے کون کہتا ہے کہ محمد تسلی دینیوالا تھا خود اس کو ابھی تک تسلی نہیں ملی اور دوسروں کو کیا دیگا۔ وہ تو صرف جنگی آدمی تھا جس کے ہاتھ میں تلوار ہوا کرتی ہے وہ تسلی دینے والے کے نام سے نامزد ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں کچھ عقل کرو۔ ورنہ [illegible] والوں میں درجہ لیگا ؛

جناب۔ ایک میں اور ایک سادہ آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ مجھ کو اور میرے [illegible] کو جب کہ ہم محمدی [illegible] کی حالت رکھتے تھے تو روح القدس نے ہمکو تقصیر وار ٹھہرایا اور تقصیر وار ٹھہرا کے مسیح کے مبارک قدموں پر گرا دیا اور آج بھی دنیا کے سب مسیحیوں کے پاس جائیں اور سوال کریں تو سب ہی جواب لیگا - دوسرا ہرگز نہیں کبھی مسلمانوں کے اصول کی کتاب بھی ملاحظہ فرمائی ہے۔ ایک دفعہ اس کو بھی پڑھ دیجئے مطلب حل ہو جاویگا کہ کتنوں کو روح القدس نے تقصیر وار ٹھہرایا۔ روح القدس کسی آدمی کا نام نہیں ہے۔ مگر یہ خدا الٰہی قوت جو آدمی کی زندگی میں داخل ہو کر آدمی کو نئی زندگی کا باعث ہوتی ہے اور آئندہ وہ راستہ پر چلا دیتی۔ آدمی آدمی کے دل کا حال نہیں جانتا مگر صرف ظاہر پر نظر رکھتا ہے۔ روح القدس ایک چراغ ہے جب چراغ اندھیرے کمرہ میں آتا ہے تو اندھیرا دور ہو جاتا ہے علاوہ اس کے جو کچھ کمرہ میں چھوٹی موٹی چیز ہو وہ بھی نظر آجاتی ہے۔ روح القدس جب آتا ہے تو ہمارے زندگی کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ دکھلا دیتا ہے اور دکھا کر ہمکو تقصیر وار ٹھہراتا ہے اور مسیح کے قدموں پر گرا دیتا ہے اور مسیح اپنی چھاتی سے لگا لیتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی میں دن رات اسکی تعریف کرتا رہتا ہے۔ کیوں صاحب اب تو ضرور تسلی ہوگئی ہوگی [illegible] کے پاس کیا کے [illegible] ہوا کرتے ہیں بچوں کو سمجھانے کے لئے اگر سمجھ میں نہیں آئے تو آگے چلئے۔ معلوم ہو جائیگا۔ اور کلمہ کے جو الفاظ آپ نے لکھے ہیں وہ تو الٰہی ناحق عورتوں کی روز کا باعث ہوا کرتے ہیں انہیں کو مبارک ہوں کیونکہ جب وہ صبح ہاتھ منہ دھوکے دوکان پر بیٹھتی ہیں تو کلمہ پڑھا کرتی ہیں گویا کلمہ سے اپنا کام شروع کرتی ہیں [illegible] دنیا میں [illegible] کوئی بڑی بات نہیں ہے مگر پیارے گر [illegible] والوں کو مسیح کے قدموں پر گرانا یہ بڑی بات ہے [illegible] صفائی کے ساتھ دینے کو تیار ہوں لیکن بحث اس بات پر نہیں ہے کسی اور وقت سمجھا دونگا ؛

اب آخر میں مسیح جو تمام دنیا کا نبی ہے جس کے ہاتھ میں آسمان اور زمین کی کنجیاں ہیں یہ الفاظ دہان مبارک سے فرماتا ہے کہ اے سب لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ میں تمکو آرام دونگا آرام لو کیونکہ میں [illegible]





رہنا پسند کرتے ہیں مگر یاد رکھو تو دیکھو۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے کھٹکھٹاؤ تو کھولا جاویگا ؞

چمن خان آزاد از منو سنٹرل انڈیا

فیصلہ مباحثہ کس طرح ہوا

ناظرین نور افشان کی خدمت اقدس میں یہ خوشی کی خبر دئے بغیر نہیں رہ سکونگا کہ خداوند مسیح کا فرمانا حاشیہ کے آغاز میں کیونکہ وہ زندہ ہے۔ ناظرین میں از سر نو ظہور میں فرشتہ اور بلال اُسی کے مقدس نام کو ہوئے آمین۔ مسیح کے شہزادہ کو فتح حاصل ہوئی۔ قاعدہ بحث کا یہ مقرر کیا گیا تھا کہ جو اپنا پرچہ پڑھ کے سامعین کو سنا چکے وہ دوسرے فریق والے کو واسطے تیار کرنے جواب کے دیوے۔ آخر قرعہ سیخ محمد حسین صاحب اپنا پرچہ پڑھ کر سنانے لگے اور بعد سنانے کے کہنے لگے کہ آیندہ آپکو یہ پرچہ نہیں دیا جاویگا جب تک ہم آپسے چند شرائط نہ کر لیویں۔ اہنوں نے صاف عرض کیا کہ شرائط سے کیا مراد ہے اگر آپ جیتیں تو محمد نس کی طرف سے یک صد روپیہ اور اگر محمد نس جیتیں تو آپ کی طرف سے صرف صد روپیہ۔ میں نے کہا کہ جب آپ شروع میں تشریف لائے تو دوستی کی کوشش میں تھے۔ لیکن اب جو ایسی کی حالت نظر آئی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ مر گئے اور ہٹ تو فریاد کیا کریں۔ وہ تو محمد صاحب کو نبی کا درجہ انجیل سے دلواتے تھے مگر پہر جیسے ثابت کو پاگیا۔ اور دوسرے پرچہ میں نکتے صاف ہونے والے تھے۔ اور محمد صاحب انسانیت سے بھی گری ہوئی عادت رکھتے تھے۔ اور دیگر تعزیرات ہند کی دفعہ میں آئے ہوئے تھے۔ تمام کاغذ ہیں سے کالا کر دیا تھا۔ اپنے خیالوں کو محمد کرتے وقت تعصب میں جو کچھ لکھنا چاہتے تھے لکھا۔ لیکن جب پڑھ چکے تو آنکھیں کھل گئیں۔ اب اپنے ہاتھ کو دینا نہیں چاہتے۔ اور یہ بھی خطرہ ہوا کہ آیندہ حقیقت معلوم کے سب محمدیوں کو اس کا جواب تنگر محمدی مذہب چھوڑ دینگے۔ عقلمند معلوم ہوتے ہیں۔ وہ دانشمندی کے ستے ہیں یہ بھی

ہیں۔ شاباش۔ پھر صاحب موصوف نے کاغذ جس میں دیا کہ محمدیوں کو کہنے لگے آفتاب بیان سے جیسے پوشیدہ بیٹھے اب مجھ سے شرر یا کرتے ہیں میں اُن صاحبوں کا دلسے شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ مجھے اپنی تحریروں میں یاد کیا کرتے ہیں۔ اب میری دعا ہے کہ خداوند جو زندہ ہے نہ پتھروں میں اور نہ قبروں میں محمدیوں کی آنکھیں کہولے تاکہ وہ اب آخری فیصلہ مسیح کے ساتھ کریں۔ دروازہ کھلا ہے گناہوں کی معافی مسیح کے دہنے ہاتھ میں اور روح القدس مسیح کے بائیں ہاتھ میں وہ نور ہے اور ہدایت دونوں چیزیں موجود ہیں۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس کے مقدس قدموں پر گرو ؞

راقم

چمن خان آزاد از منو سنٹرل انڈیا

جناب بزرگ ایڈیٹر صاحب دام اقبالہ

براہ ذرہ نوازی یہ میرے اخبار میں درج فرماویں عین عنایت ہوگی۔ کمال افسوس کی بات ہے کہ جناب بزرگ پادری ڈی صاحب کی عزیزہ میم صاحبہ بمقام Bowdon Cheshire England

میں جناب بزرگ پادری جیمس صاحب کے بلوہ کے مکان پہ خداوند میں سو گئیں اور بزرگ پادری صاحب اور عزیزوں کو اور نصیر آبادی جماعت کو جدائی کے رنج میں چھوڑ گئیں۔ ۷ اگست ۱۹۰۰ء کو اُن کا انتقال ہوا ناظرین خداوند سے پادری صاحب اور دیگر عزیزوں کے لئے منت کریں کہ خداوند اپنی روح پاک کے وسیلے سے انہیں تسلی عنایت کرے عزیز مرحوم مقدس مبارک ہیں۔ مبارک وہ مردے ہیں جو خداوند میں ہوکے اب سے مرتے ہیں روح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاویں اور ان کے اعمال انکے پیچھے چلے آتے ہیں۔ مرحومہ میم صاحبہ اس جماعت کی ماتی

اور انکی تعریف میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کیونکہ ہمارے دل غم سے بھرے ہوئے ہیں۔ ایک اچھی ماں رحل میں تھی ؞

راقم

سوائی رام پاسٹر فرزند و نصیر آباد راجپوتانہ

جناب اڈیٹر صاحب

مہاتیرآم کوٹ۔ سی۔ پی۔ مشن میں دو لوہ صاحبان ہیں جو اسسٹنٹ مشنری ڈاکٹر پادری ہوکنس صاحب کے ماتحت ہیں جن کا نام مسٹر قابل صاحب و مسٹر استھنہ صاحب جو علیحدہ علیحدہ سٹیشنوں پر رہتے ہیں شیڈا میں مسٹر استھنہ صاحب اور چی چینا میں مسٹر قابل صاحب ہیں یہ دونوں صاحبان نے ایسی کوشش اور محنت کر رہے ہیں کہ جہاں ایک چھوٹی گروہ عیسائی لوگوں کی بنائی ہے اور ایک ایک چھوٹا سا گرجا بھی اپنے اپنے سٹیشنوں پر بنالیا ہے۔ دونوں صاحبان خداوند مسیح کے کام کے واسطے اپنی جان قربان کر دی ہے کہ آس پاس کے گاؤں میں چند بھیل لوگوں سے سوت پوجا بھی خداوند کا کلام سنا کر چھوڑا دی ہے جیسے مسٹر استھنہ صاحب کے گاؤں میں اسا قسم بھی لوگ بستے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے پہلے ایسی باتیں کبھی نہیں سنی تھی جیسا آپ ہم کو بتلاتے ہیں سو کوئی کوئی لوگ مع اپنے خاندان سمیت خداوند کے پاس آتے ہیں اور قسم لیتے ہیں اور سوت پوجا چھوڑتے جاتے ہیں کاش کہ خداوند مسیح ایسا کرے کہ یہ کل بھیل لوگ سنٹرل انڈیا کے خداوند مسیح کے پاس آجاویں اور ہمیشہ کی زندگی پاویں آمین ؞

پس اب ناظرین صاحبان سے عرض ہے کہ اپنی دعا میں اس آم کوٹ مشن کو بھی ضرور یاد کریں تاکہ یہ دونوں صاحبان اور بھی زیادہ خداوند مسیح کے کام کے واسطے طاقت پاویں اور یہ بھیل وغیرہ نجات پاویں۔ وغیرہ

بول یسوع مسیح کی جے
اور پیل دیس ہو جاوے سطے

راقم

پولی جابرا۔ سی۔ پی۔ مشن

مضمون

ہم کوٹ۔ سی۔ پی۔ مشن میں سے جو چند سیالکوٹ کنونشن میں وہاں تھے یہاں کے عیسائی لوگوں سے بڑا بھاری حصہ ہو آئے ہیں۔ اگرچہ یہاں کی کلیسیا اس قدر بڑی نہیں ہے جیسا کہ آدمی خیال کرے یہ تو مرضی ہی لوگ عیسائی ہیں جو شمال انڈیا کے ایک گوشہ سے ہیں ہمکو صد آفرین اُن کے ہیں دیا جیسے کہ انکی محبت اور دلداری کس قدر اس سے خیال ہوتی ہے کہ وہ لوگ خداوند مسیح کو پورے طور سے پیار کرتے ہیں مگر ان لوگوں کی حالت دریافت کریں تو بہت بہتر ہے کہ وہ دو روز تک نہیں کھاتے پیتے ہیں اور صرف ایک قسم کا پھل جو ہوا پہلا ہے اسپر زندگی بسر کرتے ہیں اور جنگل کا ساگ پات کھاتے ہیں لیکن شکر اُسی خداوند کریم کا جو اپنے لوگوں کو ایسی ہمت بخشتا ہے۔ دیگر ہمارے ڈاکٹر ہوری جو کہ ان صاحب اور انکی میم صاحبہ بوجہ کی کوشش اور محنت خداوند کے کلام کیواسطے کر رہے ہیں سب انکی محبت کا ظہور ہے۔ پس ہمکو چاہیے کہ جو صاحبان اس کو دیکھے اور پڑھے ضرور ضرور خداوند سے دعا کرے کہ یہ پیل دیس ایک اچھا دیس عیسائی لوگوں کا ہو جاوے تاکہ مسیح خداوند کا جلال اس ہندوستان میں اس طرح ظاہر ہووے۔ آمین ثم آمین

راقم

پولی جابرا۔ سی۔ پی۔ مشن

لودیانہ مشن کی دعا خوبت ہو اور طریقہ خدا کی مہربانی کثرت ہو

مُسدّس

آجکل کچھ ہندوستان کو میں سستی میں پاتا ہوں
گر تماشا دیکھکے اس کا جان سے گذرتا ہوں
غیر اقوام کی دیکھکے ہمت بھائیو میں شرماتا ہوں
آریا دیکھو اور محمدی خود سبب سمجھاتا ہوں
ان دونوں کچھ بھائیوں کو میں غفلت میں ہی پاتا ہوں
تری ہندت ہوں پیارہ کچھ تیری کھول سناتا ہوں

جاگو خواب غفلت سے کہ وقت ہے کام اب کرنے کا
جو کہ پایا ہے غفلت میں سب اب موقع ہے بھرنے کا
قدم بڑھاؤ بیٹھے جاؤ سماں نہیں اب ڈرنے کا
جان لگاؤ زور لگاؤ موقع ہے اب مرنے کا
خودی سے مر خدا میں جینا مطلب سمجھاتا ہوں
تری ہندت ہوں پیارہ کچھ تیری کھول سناتا ہوں

اب خداوند جلال کے لئے تیار رہو
اور جلال خداوند کا تم اُسکی کو گذشتہ رہو
تم ہی جو ہر گئی ہے جاں سے فرزند ہو
چپکے کوٹھی سے بھائیو تم اس کے مددگار
آپ کی جیبیں بند ہیں وجہ ہے یہ سکوا اپنی
تری ہندت ہوں پیارہ کچھ تیری کھول سناتا ہو

صاف دل سے بیدرد شمار کوئی تدبیر کروں
جیسے ہو سو کیسے غائب ایسا منتر پڑھ ماروں
کچھ منتر جو منتر زند نہ فائدہ لائے ہو نکل جاوں
مع خواستہ ہوں دل میں اور خالی سب کی جیب کروں
اسی وقت سے پیارہ ٹولہ خبر سمجھاتا ہوں
تری ہندت ہوں پیارہ کچھ تیری کھول سناتا ہو

تنخ کی خدمت کا پیارہ ہیں مراک Servant ہے
کرتی تعیشر بل کمپنی کا اعلیٰ Management ہے
بہت سے بھائیو کاں جانتے ہیں agreement ہے
شکست بل وقت میں یکی شہور کا agent ہے

اس سے ہوتی جلالی خدمت بلاقرین پاتا ہوں
تری ہندت ہوں پیارہ کچھ تیری کھول سمجھاتا ہوں

Mr. J. Stetchenson
Shaukat
Delivery Clerk Ralli Bros
Agency Sargodha
Punjab

غزل

از نتیجۂ طبع خاکسار جارج مسٹن نائب ازمشن کپورتھلہ

کیسا ساغر پلا دیا تونے
مجھکو بیخود بنا دیا تونے

مجھکو مفتون بنا لیا اپنا
کیسا جلوہ دکھا دیا تونے

میں تو مشروق بحر عصیاں تھا
ڈوبتے کو بچا دیا تونے

میرے عفو گناہ کی خاطر
خون اپنا بہا دیا تونے

نقش پہ میری آنکھ واسطے میل
تم باطل مٹا دیا تونے

شکر تیرا نہ میں کروں کیونکر
حق سے مجھکو ملا دیا تونے

وصل میلے کو پالیا تب
جب خودی کو مٹا دیا تونے

دی متھرا

یہ ایک ماہواری مشنری جرنل ہے قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک صرف عہ جو آنے خریدی کا پی مفت روانہ ہوتی ہے

یو۔ کے۔ امبی گوپال گنج فرید پور

ایک دوسرے سے بڑے خلق اور محبت سے پیش آتے اور گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ (اسسٹنٹ اڈیٹر)

سیالکوٹ کنونشن

۱۰ ستمبر پہلی میٹنگ صبح ۷ ½ بجے سے ۱۰ ½ بجے تک

پادری نورالدین صاحب نے پہلے دعا کی پھر زبور گایا بعد ازاں سلاطین کا تیسرا باب پڑھا اور اس پر درس دیا گیا۔ مختلف بھائیوں نے پرسوز دعائیں مانگیں زبور گایا گیا اور برکت کے ساتھ میٹنگ برخاست ہوئی۔ مختلف باتوں کے سنانے گئے اور اس دن کا پروگرام حسب ذیل سنایا گیا۔

درس

خدا خوابوں کے ذریعہ سے بھی مرضی ظاہر کرتا ہے۔ امریکہ کے شہر [illegible] میں ایک شخص رہتا تھا جو شرارت اور خطاؤں میں شہرۂ آفاق تھا اتفاق سے اس نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے سامنے ایک عجیب سی صورت والا چہرہ نظر آرہا ہے جب میں اسے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ اور خائف ہوتا تھا مگر جب مسیح کا چہرہ نظر آتا تھا تب مجھے تسلی اور اطمینان آتی تھی جب کہ صبح اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ خواب ہے اس شخص نے خود کلیسیا میں داخل ہونے اور عشاء میں شریک ہونے کا مصمم ارادہ کر لیا اور ساتھ ہی ایک کلیسیا کے [illegible] کے پاس گیا اور کہا کہ مجھے کلیسیا میں شامل کر لیں اور عشاء ربانی میں شریک کیجئے تو انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ تم بڑے خراب کام کرتے ہو اور سب سے لوگوں میں بدنام ہو اگر ہم تم کو کلیسیا میں شامل کریں گے تو کلیسیا کے شرکاء کا بڑا نقصان ہو گا۔ ان کے [illegible] مگر وہ شخص بار بار ان کے پاس آتا رہا آخرکار انہوں نے تجربہ سے معلوم کر لیا کہ وہ سچ مچ تبدیل ہو گیا ہے تب انہوں نے کلیسیا میں شامل کر لیا اور عشاء میں بھی شریک کیا اس وقت سے اس کی زندگی نہایت [illegible] بسر ہوئی [illegible] چالیس سال تک اور [illegible] نیک [illegible] اور گرم جوشی [illegible]

خدا سلیمان کو خواب میں نظر آیا اور صبح اٹھ کے اس نے دیکھا تو یہ خواب تھا۔ وہ صبح اٹھتے ہی خدا کی بارگاہ کے سامنے گیا اور قربانیاں گذرانیں دعائیں کیں برکتیں دیں اور اس وقت سے سلیمان ہمیشہ خدا کا منظور نظر اور اس کا مورد لطف و کرم رہا۔

خوابوں کے ذریعہ سے خدا اپنی مرضی ظاہر کرتا ہے لوگوں کو تبدیل اور قائل اور با برکت بنا دیتا ہے جیسا کہ یہی حال سلیمان کا تھا۔ خدا نے سلیمان سے خواب میں کہا کہ جو کچھ تو چاہے مانگ میں تجھے دوں گا۔ یہاں غلطی جو کچھ پڑی ہے خدا اپنے وعدہ کا سچا ہے وہ اسکو خود دیتا اگر سلیمان جو چاہتا مانگ لیتا اور خدا اسکو دیتا۔ خدا کے سامنے وہ چیزیں پیش کرتے جنکی انکو دنیا میں ضرورت تھی اور جنکی ایک بادشاہ [illegible] جب طور پر خواہش کر سکتا ہے۔ مگر کمال ہے سلیمان کو اس نے [illegible] بالائی [illegible] درخواست خدا سے کی۔ اس نے تمام برکات کی جڑ کو چن لیا اور تمام برکات کے سبب اول [illegible] دانائی [illegible] سلیمان کو خدا کے جلال اور اس کے لوگوں کی [illegible] دیکھنا تھا کہ میں کیا ہوں [illegible] کس قدر بھاری ہے [illegible] اس نے دانائی کی درخواست کی اور خدا اس درخواست سے بہت ہی خوش ہوا [illegible] اسکی آئندہ زندگی [illegible] ہو جاتی وہ اپنے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] جو اس کے لئے [illegible] مفید تھیں۔

خدا تم میں سے ہر ایک سے یہی وعدہ کرتا ہے کہ جو کچھ مانگے تجھے دوں گا۔ ہم خدا سے کیا مانگیں [illegible] انہیں جو ہمارے نقصان کا باعث ہوں [illegible] خدا کی زندگی اور اسکا جلال ظاہر ہو۔ گویا ہم خدا سے وہی شے مانگیں جو ہماری اور اوروں کی بہبودی اور خدا کے جلال کے لئے ضروری اور کارآمد ہوں۔ جن [illegible] اول [illegible] پاکیزگی۔ یعنی ہمارے دل [illegible] تمام آلودگیوں [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] ہم فلاں فلاں [illegible] خدا کے منظور نظر بن [illegible] خدا کی مرضی [illegible]

پاک ہوں [illegible] آج کل پاکیزگی تمام برکات روحانی کی اصل [illegible] پاکیزگی سے انسانی زندگی درست [illegible] ضرورت [illegible] یہ برکت نہایت ہی ضروری ہے اور تمام [illegible] دوم خدا کا [illegible] کس قدر [illegible] لوگ [illegible] اس کے کلام [illegible] (اسسٹنٹ اڈیٹر)

اشتہارات

ضرورت

ہوشیارپور کے گرلس [illegible] سکول میں دو استانیوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک استانی جو انگریزی میں انٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ اس استانی کے لئے [illegible] روپیہ ماہوار اور [illegible] کیلئے مکان۔

(۲) ایک استانی جو انگریزی میں مڈل پاس شدہ ہو تنخواہ اس استانی کے لئے [illegible] روپیہ ماہوار اور [illegible] کے لئے مکان۔

درخواستیں معہ نقل سارٹیفکیٹ ذیل کے پتہ پر بھیجی جاویں۔

المشتہر

پادری کے۔ سی۔ چیٹرجی۔ ڈی۔ ڈی۔ ہوشیارپور

اشتہار

[illegible] تحصیل [illegible] سے [illegible]

کی ضرورت ہے۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار معہ مکان اور بعشرہ اور ایک آنہ فی روز دورہ کے ایام کیلیا سکے اور امید ترقی سائیل پانچویں جماعت کا امتحان پاس شدہ ہوں بیوی والوں کو ترجیح دی جاویگی؛

راقم

پی۔ سی۔ اوپل۔ مہتمم سوزیز مشن روپڑ
ضلع انبالہ

ضرورت

ٹرہ میں ایک چھوٹے سے پرائمری سکول کیلئے ایک ہیڈ ماسٹر اور نیز ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو ابتدائی جماعتوں کو انگریزی اور حساب پڑھا سکے۔ صرف مسیحی ہی درخواست کریں۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ کل درخواستیں پاس پادری ڈبلیو موری کے ٹریژر صاحب کے پاس اوکلینڈ کلارک انند منصوری میں آنی چاہئیں

مخزن مسیحی

یہ ایک چندہ روزہ مسیحی پرچہ ہے۔ جو ہر دو سن اردو اور انگریزی زبان میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مشنریوں انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچین اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے؛

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے :-

عوام سے — مج — سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو — عہ — "
" پچیس " " — عہ — "
" پندرہ " " — ۱۲ر — "
" ادنیٰ ترین نرخ — ۱۲ر — "

نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ کل درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد

پریسبٹیرین بیواؤں و یتامے کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۶۲ء میں قائم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس فنڈ میں شریک ہو چکے ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰ بیوگان اور خاندانوں کو ۲۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے۔ یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے۔ مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوگی کی حالت میں اور بچوں کو یتامے میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جایا کرتا ہے؛

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے سیکرٹری
ڈائرکٹر نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱عہ معہ ضمیمہ ۲عہ
" " معہ محصولڈاک " ۲عہ " ۳عہ

قیمت ہر حالت پیشگی لی جائیگی؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	عگا	عہ	سے
چوتھائی کالم	عہ	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	للعہ
پورا کالم	عہ	للعہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	عہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر اور مابعد کے لئے ایک آنہ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " معہ محصول عہ
قیمت آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای۔ ایچ۔ ایم۔ صاحب بی اے ایڈیٹر نور افشان ساکن لدھیانہ کے لئے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام ... پرنٹر کے چھپا